www.emarsiya.com

تو ہی تو تھا ترے جلوے کی فراوانی تھی

اسد الدین حیدر

آئی آواز کہ دلدار بنایا تجھ کو
محرمِ پردہ ء اسرار بنایا تجھ کو
میں نے اپنا لبِ گفتار بنایا تجھ کو
اپنی تخلیق کا شہکار بنایا تجھ کو
حشر تک ہو گئی پائندہ رسالت تیری
ضامنِ حرمتِ اسلام ہے عترت تیری

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

ایک

تو ہی تو تھا ترے جلوے کی فراوانی تھی
بحر انوار میں اک موجوں کی طغیانی تھی
ابھی پردے میں نہاں قوت ربانی تھی
فطرت حسن میں خود عشق کی جولانی تھی
شوخیِ ناز نے کھینچی ہی تھی تصویر نیاز
پائی معراج زہے رفعت تقدیر نیاز

دو

تھا نہ مانوس تکلم جو ابھی نور مبیں
عالم کیف میں ڈوبی رہی سجدے کی جبیں
کچھ ادا قدرت تخلیق کی اتنی تھی حسیں
بہر تسکین تمنا ہوا کثرت کا یقیں
حرم قدس میں سجدے کی پکار آہی گئی
گلشن ناز میں عصمت کی بہار آہی گئی

تین

کس نے خلوت کدہ ناز کو جلوت بخشی
کس نے اس کارگہہ زیست کو ہیئت بخشی
کس نے اضداد عناصر کو جمیعت بخشی
کس نے آئینۂ تنویر کو حیرت بخشی
بہجت حسن نے خود بہر شناسائی دی
دل آشفتہ کو پھر تاب شکیبائی دی

چار

کچھ عجب شان کی یہ انجمن آرائی تھی
محفل نور پہ رحمت کی گھٹا چھائی تھی
شمع عرفاں کے نظارے کی یہ رعنائی تھی
وحدت اس کثرت انوار کی شیدائی تھی
ساز قدرت سے کچھ اس طرح ترنم برسا
گویا محبوب پہ اک عشق کا قلزم برسا

www.emarsiya.com

پانچ

آئی آواز کہ دلدار بنایا تجھ کو
محرم پردہء اسرار بنایا تجھ کو
میں نے اپنا لب گفتار بنایا تجھ کو
اپنی تخلیق کا شہکار بنایا تجھ کو
حشر تک ہو گئی پائندہ رسالت
ضامن حرمت اسلام ہے عترت

چھ

خلقت عالم ایجاد ہے صدقہ تیرا
جادہء ملک بقا نقش کف پا تیرا
حامل اذن مشیت ہے ارادہ تیرا
نگہ حق میں سرافراز ہے شیدا تیرا
عشق حیدر سے تحیّر میں زمانہ
اعتبار شب ہجرت کا فسانہ

سات

معرفت میری محبت کا تقاضہ ہی تو ہے
اعتبار نفس گرم تمنا ہی تو ہے
موج بیتاب ہم آغوشیء دریا ہی تو ہے
اور شہیدوں کا لہو عشق کا سودا ہی تو ہے
قصر فردوس تو ہے تیری رضا کی قیمت
کون دے سکتا ہے خون شہدا کی قیمت

www.emarsiya.com

آٹھ

مرحلہ عشق الٰہی کا ہے دشوار بہت
ہوں گے سرشار سر کوچہء بازار بہت
ہوں گے تشکیک و توہم میں گرفتار بہت
ہوس ملک میں زحمت کش پیکار بہت
کبھی اعلان وفا جرات بیباک کرے
وقت پڑجائے تو ایماں کی قبا چاک کرے

نو

نہیں ممنون طلب بخشش جام ہستی
دعوت فکر ہے اک درس نظام ہستی
مطلعء صبح میں روپوش ہے شام ہستی
نگہ سادہ میں صد رنگ ہے دام ہستی
کوئی منزل ہی نہیں محو تماشہ کے لئے
شمع روشن ہے مگر دیدہء بینا کے لئے

دس

یوں تو ہر ذرہ میں جلوہ ہے مری قدرت کا
نقش محبوب ہی حاصل ہے مری صنعت کا
تو ہی تنہا ہے سزاوار مری الفت کا
دل حق بیں ترا محرم ہے مری خلوت کا
تجھ کو مطلوب اگر ہے تو رضا میری ہے
تونے جس کی بھی ثنا کی وہ ثنا میری ہے

www.emarsiya.com

گیارہ

اجر تبلیغ رسالت ہو مودت جس کی
عین قرآن سے ثابت ہو طہارت جس کی
سینہ، علم نبی علم کی وسعت جس کی
فوق الادراک ہو خیبر میں شجاعت جس کی
ذوالفقار امر پہ جب شعلہ فشاں ہو
دو جہاں کی بھی عبادت سے گراں ہو

بارہ

نازاں آغوش حرم شان ولادت ایسی
مانع طاعت نہ ہو سائل کی اعانت ایسی
وحی نازل ہوئی تحسین عبادت ایسی
کل ایمان سے تعبیر ہو سیرت ایسی
بو تراب ان کا لقب ہو تو حق آگاہ
لافتیٰ کی جو سند پائے ید اللہ

تیرہ

جادہ، صبر و رضا کس کا ہے ایک ایک نفس
کس کی نظروں میں نشیمن ہے بہ انداز قفس
عہد خوابیدہ کو ہے کس کی صدا بانگ جرس
خود فراموشی ہے اور نامہ بر شوق زبس
کس نے یوں فاش زمانہ پہ کیا راز حیات
حق کی تابع رہی تا عمر تگ و تاز حیات

www.emarsiya.com

گیارہ

اجر تبلیغ رسالت ہو مودت جس کی
عین قرآن سے ثابت ہو طہارت جس کی
سینۂ علم نبی علم کی وسعت جس کی
فوق الادراک ہو خیبر میں شجاعت جس کی
ذوالفقار امر پہ جب شعلہ فشاں ہو
دو جہاں کی بھی عبادت سے گراں ہو

بارہ

نازاں آغوش حرم شان ولادت ایسی
مانع طاعت نہ ہو سائل کی اعانت ایسی
وحی نازل ہوئی تحسین عبادت ایسی
کل ایمان سے تعبیر ہو سیرت ایسی
بو تراب ان کا لقب ہو تو حق آگاہ
لافتیٰ کی جو سند پائے ید اللہ

تیرہ

جادۂ صبر و رضا کس کا ہے ایک ایک نفس
کس کی نظروں میں نشیمن ہے بہ انداز قفس
عہد خوابیدہ کو ہے کس کی صدا بانگ جرس
خود فراموشی ہے اور نامہ بر شوق زبس
کس نے یوں فاش زمانہ پہ کیا راز حیات
حق کی تابع رہی تا عمر تگ و تاز حیات

www.emarsiya.com

چودہ

کس نے پایا ہے زمانے میں شریعت کا مزاج
نوع انساں کی ہدایت کا، محبت کا مزاج
کس نے ٹھکرایا تب و تاب حکومت کا مزاج
کس سے شرمندہ منافق کی عداوت کا مزاج
جنگ میں ہوش ربا جس کی شجاعت ہو کبھی
مصلحت ہے کہ جو خاموش امامت ہو کبھی

پندرہ

صلح پیغمبر دیں اہل سیر پر روشن
اور افکار نبی پر بھی کسی کا قدغن
کتنا گستاخ تھا تنقید کا وہ طرز سخن
کاتب متن نوشتہ تھا اطاعت ہمہ تن
اک حجاب آپ ہے محروم بصیرت کی نظر
حلقہء وقت سے آگے ہے نبوت کی نظر

سولہ

اسی آئینہ میں آتا ہے نظر صلح حسن
اور اسلام پہ گزرا ہوا اک دور محن
خاندان بنی ہاشم کی تھی دنیا دشمن
خون حیدر سے بھی رنگین تھے کتنے دامن
دین اک طوق گراں بار تھا، بیزار تھے سب
آل احمد سے عبث بر سر پیکار تھے سب

www.emarsiya.com

سترہ

ایک اسلام کی تصویر کے دو رخ تھے عیاں
ایک قلت بہ کنار، ایک بہ کثرت نازاں
ایک ظلمت کا نشاں، ایک تھا نور یزداں
اک فقط رسم اذاں، ایک تھا روح ایماں
اک طرف رقص و سرود مئے گلفام کا
فکر امت میں ادھر رات کی بھی نیند

اٹھارہ

یوں ہی بڑھتا رہا ارباب حکومت کا نشہ
دشمن دین الہی کی حمایت کا نشہ
قتل اجداد سے پروردہ بغاوت کا نشہ
اور پھر عہد رسالت سے عداوت کا نشہ
ضرب حیدر نے بگاڑی تھی جو ہستی ان
دل میں پوشیدہ تھی اصنام پرستی ان

انیس

نہ گئی پہ نہ گئی کفر کی شوریدہ سری
لامکاں کی متحمل ہی نہ تھی کم نظری
اس کی افتاد میں تھی بت گری و بے بصری
اور جبیں سائی کی تسکیں کے لئے در بدری
وہ تو فطرت کے حوادث ہی کو پہچانتا تھا
بس وہ مہر و مہ و انجم کو خدا جانتا تھا

www.emarsiya.com

بیس

درس خاموش تھا نظارگیٔ شام و سحر
چار سو معرفت حق کے کھلے تھے دفتر
بزم نا جنس سے گھبرا گیا اس درجہ بشر
سجدے کرنے لگا فطرت کو ہراساں ہو کر
زندگی رینگ رہی تھی ابھی دشت و در تک
فکر پہنچی ہی نہ تھی منزل خیر و شر تک

اکیس

کافری شیوہ تھا شیدائی بت خانہ تھا
فلسفہ دین کا نظروں میں ملوکانہ تھا
ذہن انسان کی تسخیر کا پیمانہ تھا
حشر اس شمع کا جانسوزئی پروانہ تھا
مظہر خسرو دوراں تھا صف آرائی تھی
فقر ظاہر میں تھا باطن میں شہنشائی تھی

بائیس

خود پرستی کی یہ جنگ حضرت آدم سے ہوئی
حضرت موسیٰ سے اور نوح مکرم سے ہوئی
پھر براہیم سے عیسیٰ بن مریم سے ہوئی
وائے محرومی کہ جنگ احمد مرسل سے ہوئی
شمع گھلتی رہی ہر آن پہ ضو دیتی رہی
تیز طوفان کی زد پر بھی یہ لو دیتی رہی

www.emarsiya.com

تئیس

نقش آدم ہی جو حاصل تھا ید قدرت کا
درس پاتا ہی رہا نوع بشر وحدت کا
ظلم سہتے رہے پیغمبر دیں امت کا
سر سے حیف اٹھ گیا سایہ کہ جو تھا رحمت کا
نوبت قتل حسین آگئی بیعت کے
رگ ہاشم میں لہو مچلا شہادت کے

چوبیس

کشت زرخیز کو باران کرم کافی ہے
بہر تاثیر دعا دیدہء نم کافی ہے
حفظ جاں کے لئے دامان حرم کافی ہے
جینے مرنے کو تو شبیر کا غم کافی ہے
زندہ اسلام کیا نور نظر کے خوں
کس نے سینچا ہے چمن لخت جگر کے خوں

پچیس

ذہن میں گونجتی ہے مہر و وفا کی تاریخ
غم و ہم، درد و الم، صبر و رضا کی تاریخ
اے خدا تیری عنایت کی عطا کی تاریخ
دل میں نشتر ہے مگر کرب و بلا کی تاریخ
قتل شبیر پہ کل ارض و سما روئے ہیں
یہ وہ غم ہے کہ رسول دوسرا روئے ہیں

www.emarsiya.com

چھبیس

کس پہ گذری نہیں رنج و غم و آفات کی رات
کرب میں داور محشر سے شکایات کی رات
درد میں ڈوبی ہوئی شکر و مناجات کی رات
اور سرکار دو عالم کی عبادات کی رات
شب عاشور کے منظر کی مگر تاب نہ تھی
کون سی بزم تھی قدرت کی جو بیتاب نہ تھی

ستائیس

کچھ نہ تھا ذہن وفا میں غم سرور کے سوا
حفظ ناموس نبی، سبط پیمبر کے سوا
فکر شہ کو نہ تھی خوشنودیٔ داور کے سوا
ذبح کے وقت دعائے دل مضطر کے سوا
کوہ غم ٹوٹے تو عابد بھی نہ گھبرائے خدا
رہ تسلیم سے زینب بھی گذر جائے خدا

اٹھائیس

کم سنی بچوں کی معصوم ادائیں ان کی
دل کو برماتی رہیں شب کی دعائیں ان کی
بیبیاں لیتی رہیں بڑھ کے بلائیں ان کی
عازم جنگ تھیں لاریب نگاہیں ان کی
فتح خیبر کی حکایات نے جرات بھر دی
ماں نے بچوں کی رگ و پے میں شجاعت بھر دی

www.emarsiya.com

انتیس

بیم و امید میں پوری شب غم گذری ہے
قلب محزوں لئے با دیدہء نم گذری ہے
کچھ جو ماں بیٹے کی ساعت بھی بہم گذری ہے
اے خدا کس پہ وہ روداد الم گذری ہے
دل میں کس طرح سے نور رخ اکبر
ماں یہ سمجھی کہ جگر میں کوئی نشتر

تیس

فاتح کرب و بلا ماہ مبیں ہوجائے
ورنہ پھر یہ بھی فدائے شہ دیں ہوجائے
صلح اعدا کا اگر اب بھی یقیں ہوجائے
پھر مدینہ کی زمیں عرش بریں ہوجائے
پنجتن ہی کی نشانی شہ دلگیر تو
یارب اکبر ترے محبوب کی تصویر تو

اکتیس

رات رخصت ہوئی فطرت کے اشارے جاگے
مہر طالع ہوا قدرت کے نظارے جاگے
نہر میں سوئی ہوئی موجوں کے دھارے جاگے
العطش کہتے ہوئے پیاس کے مارے جاگے
جاں بہ لب بچوں کی حالت جو ہوئی زار و نزار
رخ کیا نہر کا عباس نے، کھینچی تلوار

www.emarsiya.com

بتیس

غیض میں ڈوب گئے ضبط کا یارا نہ رہا
اضطراب حرم شاہ گوارا نہ رہا
یہی تیور تھے کہ عباس رہا یا نہ رہا
جی کے کیا ہوگا جو دریا ہی پہ قبضہ نہ رہا
دی صدا فوج کو عباس بہ جبر آتا ہے
چھوڑو دریا کی ترائی کہ جری آتا ہے

تینتیس

لوٹ آئے مگر عباس بہ حکم شہ دیں
ڈوبی تھی بحر ندامت میں شجاعت کی جبیں
بولا پھر دست ادب جوڑ کے وہ خاک نشیں
تشنہ لب بچے ہیں فریاد کی اب تاب نہیں
چہرہ معصوموں کو کس شرم سے دکھلائیں ہم
ہو اجازت تو گلا کاٹ کے مرجائیں ہم

چونتیس

بولے شہ لے کے علم جاؤ اجازت ہے تمہیں
بھر لو پھر مشک سکینہ بھی کہ قدرت ہے تمہیں
دست و بازو میں یداللہ کی طاقت ہے تمہیں
سر مجبوری ہے گو حق کی حمایت ہے تمہیں
میرے عباس مگر ضبط کرو صبر کرو
اپنے جذبات محبت پہ بھی تم جبر کرو

www.emarsiya.com

پینتیس

ہے گراں مجھ پہ بھی یہ تشنہ دہانی عباس
منتظر کب سے ہے دریا کی روانی عباس
فوج کہتی ہے تمہیں حیدر ثانی عباس
پر مقدر میں کہاں نہر کا پانی عباس
حلق بے شیر تو ناوک کا نشانہ
دل پہ داغ غم اکبر بھی اٹھانا

چھتیس

آگیا وقت کہ قربانیٔ لیلیٰ ہو قبول
رن کی کیوں کر ہو رضا زینب مضطر سے حصول
دور کس طرح نگاہوں سے ہو تصویر رسول
داستاں صبر کی اللہ غنی کتنی ہے طول
چار سو فوج عدو رن میں تماشائی
بیکسی شہ کی انیس غم تنہائی

سینتیس

منظر رخصت اکبر تھا بہت ہوش ربا
حلقۂ اہل حرم میں تھی قیامت برپا
زینب خستہ جگر ہوتی تھیں رہ رہ کے فدا
ماں کا دل یاس کے عالم میں تھا ڈوبا ڈوبا
یوں لئے ساتھ پسر کو شہ والا نکلے
جس طرح گھر سے پر ارماں کا جنازہ نکلے

www.emarsiya.com

اڑتیس

اکبر اب اک یل رومی سے وغا کرتے ہیں
شاہ دیں سجدے میں نصرت کی دعا کرتے ہیں
بنز جنگ کی اعدا بھی ثنا کرتے ہیں
خبر فتح پہ شہ شکر خدا کرتے ہیں
اشقیا دیتے ہیں اکبر کو شجاعت کی سند
ہے دعا شہ کی ملے حق سے شہادت کی سند

انتالیس

دفعتاً شور اٹھا شیر کو گھیرو مارو
کسی عنوان نکل جانے کا رستہ ہی نہ دو
اپنی پسپائی کا جی بھر کے عوض بھی لے لو
لے کے سب نیزہ و شمشیر و تبر ٹوٹ پڑو
قتل اکبر کو کرو جنگ کی بازی ہے یہی
سپر شاہ ہے اسلام کا غازی ہے یہی

چالیس

نور حق کو سپہ شام نے پھر گھیر لیا
ظلمت کفر میں ایماں کا قمر ڈوب گیا
رن میں کیا کیا ستم و ظلم کا طوفاں اٹھا
ہوگیا کشتۂ آلام سپرد صحرا
دی صدا شہ کو کہ آؤ دم رخصت بابا
بس یہ حسرت ہے کہ ہوجائے زیارت بابا

www.emarsiya.com

اکتالیس

روز عاشور غم ہجر اٹھاتے ہی رہے
لاشے خیمہ میں جگر پاروں کے لاتے ہی رہے
آہ سوزاں سے عطش اپنی بجھاتے ہی رہے
خبر آشوب قیامت کی سناتے ہی رہے
لاش اکبر کی مگر خیمے میں لائیں کیوں ک
خوں بھری بیٹے کی تصویر دکھائیں کیوں ک

بیالیس

یا علی کہہ کے کسی طرح اٹھایا لاشہ
ٹھوکریں کھاتے ہوئے خیمہ میں لایا لاشہ
آکے زینب نے جو سینے سے لگایا لاشہ
ماں پکاری کہ مقدر نے دکھایا لاشہ
رات نوشہ کی طرح جس کو سنوارا یار
وہ مرا لخت جگر خوں میں نہایا یار

تنتالیس

امتحاں صبر کا تھا صبر میں کامل تھے حسین
ناز ایوب و براہیم کے حامل تھے حسین
عصر کے وقت تہہ خنجر قاتل تھے حسین
ڈوبتی کشتی، اسلام کے ساحل تھے حسین
ضوفشاں ایسی عبادت سے تو کعبہ نہ ہوا
خوں میں ڈوبے کسی معصوم کا سجدہ نہ ہوا

www.emarsiya.com

چوالیس

ذہن میں تازہ کرو عرصہء عاشور کا غم
ہے تقاضائے وفا شرکت اندوہ و الم
کس نے تابندہ کیا منزل عرفان حرم
کس کی الفت میں سبک سیر ہوئی راہ عدم
فکر قربانیء شبیر کو مہمیز
بزم غم سرد نہ ہو شمع کی لو تیز

پینتالیس

ہم وہ ہیں جس کو خوشی میں بھی گوارا ہے یہ غم
لاکھ پروردہ تمناؤں سے پیارا ہے یہ غم
رنج تنہائی و تربت کا سہارا ہے یہ غم
اب تو کہتا ہے زمانہ کہ ہمارا ہے یہ غم
چاک دل بھی ہے اشک بخیہ گری بھی ہے
شفق شام بھی نور سحری بھی ہے

----

www.emarsiya.com